معجزہ ناف بریدہ کی تحقیق

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Uwaysi Books
Uwaysi Library

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! نبی پاک ﷺ کا ہر معجزہ حق ہے۔ بعض معجزات کے انکار میں بعض گروہ پیش پیش ہیں۔ نیچری (فطرت کو ہی سب کچھ ماننے والا) عقل کے پھندے میں گرفتار، منکرینِ حدیث (حدیث کا انکار کرنے والے) ان کا انکارِ حدیث کی گمراہی کی مجبوری سے، غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی روایت کے ضعف (کمزوری) و وضع (گھڑت) کے خبط (وہمی اشتباہ) میں، حالانکہ حدیث ضعیف، فضائل میں بالاتفاق قابل قبول ہے۔

اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ "حدیثِ ضعیف کی تحقیق" میں ہے، اور موضوع حدیث میں بایں شرط (اس شرط کے ساتھ) قابل قبول جب اس کا مضمون کسی حدیث صحیح (مستند) سے مؤید (تائید شدہ) ہو۔ اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ "شرح حدیثِ لولاک" میں پڑھیئے۔

یہ رسالہ حضور ﷺ کے معجزہ بوقتِ ولادت (پیدائش کے وقت) آپ ﷺ کے ناف بریدہ (ناف پہلے سے کٹی ہوئی) ہونے کے متعلق ہے، کسی نیچری کے اعتراض پر فقیر نے علمی بحث کی ہے۔

اللہ تعالیٰ بفضل حبیبِ کریم ﷺ قبول فرمائے اور ناشر (شائع کرنے والا) کو اجرِ عظیم بخشے اور ناظرین کے لیے مشعلِ راہ (رہنمائی کا چراغ) بنائے۔

فَقَط وَالسَّلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۱ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ

فقیر کے پاس مندرجہ ذیل سوالات آئے جس کے جواب میں یہ رسالہ تیار ہوا۔

سوال: مولانا اُویسی صاحب، سلامِ مسنون (سنت کے مطابق سلام)۔ یہاں ایک صاحب نے اعتراض اٹھایا ہے کہ حضور ﷺ کا ناف بریدہ (پیدائش کے وقت ناف کا کٹا ہوا) پیدا ہونا فطرتِ انسانی (انسانی طبعی نظام) کے خلاف ہے، اس لیے کہ بچے کو مادرِ شکم (ماں کے پیٹ) تا پیدائش ناف کے ذریعے غذا پہنچتی ہے، اور وہ اسی گوشت (نال) کے ذریعہ سے غذا پہنچائی جاتی ہے جو پیدائش پر کاٹا جاتا ہے، اور وہ نہ ہو تو غذا نہ پہنچے گی۔ غذا نہ پہنچے گی تو بچہ کا پیٹ میں زندہ رہنا محال (ناممکن) ہے، اور یہ روایت صحاحِ ستہ میں بھی نہیں، نامعلوم کہاں سے واعظ لوگوں نے یہ حدیث نکالی ہے۔

معترض (اعتراض کرنے والا) ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہے، اس کے باوجود یہ اعتراض اٹھا کر عوام کو گمراہ کر رہا ہے۔ براہِ کرم تحقیقی جواب سے نوازیں، تاکہ معترض کو جواب دیا جاسکے۔

فقیر نے مندرجہ ذیل تفصیلی جواب بھجوایا۔

الجواب: یہ صاحب نیچری یا کم از کم مودودی جماعت سے متاثر معلوم ہوتے ہیں، ورنہ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کا ناف بریدہ (پیدائش کے وقت ناف کا کٹا ہوا ہونا) پیدا ہونا آپ ﷺ کے معجزات و خصائص میں سے ایک ہے۔ اور معجزہ اور حضور ﷺ دنیوی اسباب و علل (مادی ذرائع اور طبعی قوانین) کے محتاج نہیں ہوتے۔ آپ کے جناب کا اعتراض عام انسانی تخلیق پر مبنی ہے، اور ہمارا دعوی رسالت مآب ﷺ کے ظہورِ اقدس سے متعلق ہے۔ اس لیے تو ہم کہتے ہیں کہ بدمذاہب حضور سرورِ دوعالم ﷺ کے ہر معاملہ کو عام بشر پر قیاس کر کے گمراہ ہوئے اور ہوتے جارہے ہیں۔

حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے فرمایا: کافران دیدند احمد را بشر***چون ندیدند ازوی انشق القمر [1]

ترجمہ: (کافروں نے حضور ﷺ) کو بشر تو دیکھا لیکن یہ نہ جانا کہ آپ ﷺ کی قدرت میں چاند چیرنا بھی ہے۔

حوالہ جات: معترض جناب مسلمان ہیں تو حدیث مبارک پیش کریں۔ کیونکہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ جب حدیث صحیح سے مسئلہ ثابت ہو جائے تو پھر وہ عقل کے چکر میں نہیں آتا اسی لئے ہم کہتے ہیں: "عقل قربان کن به پیش مصطفی ﷺ" [2]

خیر القرون (صحابہ و تابعین و تبع تابعین) سے لے کر تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کا ناف بریدہ اور نیز مختون پیدا ہونا احادیث میں ہے۔

دلائل النبوۃ، صفحہ ۴۶ میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: وُلِدَ رَسُولُ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم، مَخْتُونًا مَسْرُورًا. قَالَ: فَأُعْجِبَ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَحَظِيَ عِنْدَهُ، وَقَالَ: لَيَكُونَنَّ لِابْنِي هَذَا شَأْنٌ. فَكَانَ لَهُ شَأْنٌ [3]

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس اپنے والد ماجد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ حضرت عبدالمطلب حضور ﷺ کے جدامجد کو اس سے خوشی ہوئی اور محفوظ ہو کر فرمایا کہ میرا یہ فرزند شان والا ہوگا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور ﷺ بڑے شان والے یعنی دونوں عالم کے سردار ہوئے۔

فائدہ: مجمع البحار میں: مَسْرُورًا کے معنی ناف بریدہ کے لکھے ہیں۔

وَفِيهِ: إِنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ مَعْذُورًا «مَسْرُورًا»، أَيْ مَقْطُوعَ السُّرَّةِ، وَهِيَ مَا يَبْقَى بَعْدَ الْقَطْعِ مِمَّا تَقْطَعُهُ الْقَابِلَةُ. [4]

حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ دایہ (دائی) کے کاٹنے کے بعد جو باقی رہے اس کو سُرَّہ کہتے ہیں اور مسرورا کے معنی مُقْطُوْعُ السُّرَّہْ کے ہیں اور مَعْذُورًا کے معنی ختنہ شدہ کے ہیں۔ اعذار عربی میں ختّان کو کہتے ہیں۔

---

[1] (مولانا، مثنوی معنوی، دفتر دوم، بخش ۳۳- عکس تعظیم پیغام سلیمان در دل بلقیس از صورت حقیر ھدھد)

[2] عقل کو مصطفےٰ کریم (ﷺ) کے آگے، قربان کردے۔ (ن اُویسی)

[3] (دلائل النبوة – البيهقي، جماع ذكر الأبواب والتراجم التي اشتمل الخ، باب تزوج عبد الله بن عبد المطلب: أبي النبي صلى الله عليه وسلم بآمنة بنت وهب، وحملها برسول الله، صلى الله عليه وسلم، ووضعها إياه، 1/ 114، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1405 هـ - 1985 م)

[4] (مجمع بحار الأنوار، حرف السين [سرر]، 3/ 60، مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، الطبعة: الثالثة، 1387 هـ - 1967م)

چنانچہ وارد ہوا ہے: الْوَلِيمَةُ فِي «الْإِعْذَارِ» حَقٌّ. [5] (مجمع البحار، صفحہ ۳۶۰)

آواز جمہور: فخر المحدثین مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ، صفحہ ۲، جلد ۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ختنہ بریدہ و ناف بریدہ تھے۔ اس میں جمہور اہلِ اسلام کا اتفاق ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ ختنہ کردہ و ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ [6]

سائنسی انکشاف: چونکہ نیچری عقلی دلائل کو زیادہ مانتے ہیں اس لئے فقیر کی گزارش ہے کہ سب کو یقین ہے کہ حمل کے دوران عورت کا ماہواری خون (حیض) بچے کی غذا بنتی ہے۔ شرح اسباب (طب کی کتاب) وغیرہ میں لکھا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ ہر بچہ اور بچی مرضِ چیچک کی زد میں ضرور آتے ہیں۔ کم یا زیادہ، اس میں خونِ حیض کا اثر لازماً ہوتا ہے؛ خواہ بخار کی صورت میں ہو یا جیسے بھی ہو۔ اور اس خون کو بچے کے پیٹ میں پہنچانا اس نلکی کے ذریعے ہوتا ہے جسے بعد میں کاٹا جاتا ہے۔ [7]

جب یہ قانون مُسَلَّمْ ہے تو پھر نیچریوں اور دیگر فریقین کو یقین ہونا چاہیے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ چیچک کے حملے سے منزہ و مقدس رہے یہاں تک کہ اس کے معمولی سی بخار سے بھی۔ اسی لئے آپ کے لئے ناف کی نلکی کی ضرورت نہ تھی جو بعد کے ناف بعد کو اسے کاٹا جائے۔

عقلی و نقلی دلائل: یاد رہے کہ حضور ﷺ کا ناف بریدہ پیدا ہونا معجزہ اور خَرقِ عادت ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ایسے خوارق اور عجائبات کا ظہور ہوتا رہا ہے کہ ان میں کوئی دوسرا حضور ﷺ کا شریک نہیں ہو سکا۔ مثلاً: مدتِ حمل میں جو ثقل اور گرانی (تکلیف و درد) اور دیگر عوارضات حاملہ مستورات (عورتوں) کو پیش آتے ہیں۔ وہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کو پیش نہیں آئے۔

چنانچہ دلائل النبوۃ میں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

وَبَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ كَمَا لًا، لَا تَشْكُو وَجَعًا، وَلَا رِيحًا، وَلَا مَغْصًا، وَلَا مَا يَعْرِضُ لِلنِّسَاءِ ذَوَاتِ الْحَمْلِ مِنْ ثِقَلٍ. الخ [8] (الدر المنظم، صفحہ ۴۴)

ترجمہ: حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے بطن شریف میں کامل نو مہینے رہے۔ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے شکایت نہیں فرمائی درد یا ریح یا پیچش کی یا اور دیگر عوارضات کی جو مستورات کو بحالت حمل پیش آتے ہیں۔

---

[5] (مجمع بحار الأنوار، حرف العين [عذر]، 3/ 543، مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، الطبعة: الثالثة، 1387 هـ - 1967م)

[6] (مدارج النبوت [مترجم]، ولادت مبارک، 31/2، شبیر برادرز، اُردو بازار، زبیدہ سینٹر، لاہور، جولائی 2004ء)

[7] (شرح اسباب [مترجم]، چیچک کے بخار کا بیان، 302/2، منشی نول کشور، لکھنؤ، 1918ء)

(حجة الله علي العالمين، الباب الثاني: في بعض ما وقع من الآيات وخوارق العادات مدة حمله وولادته ﷺ، ص167، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، 2015م)

[8] (الدر المنظم في بيان حكم المولد النبي الأعظم للشيخ عبد الحق محدث اله آبادي، فصل الثاني، ص 44، مولانا محمد ابو بكر نقشبندى، ناظم مكتبه حضرت ميان صاحب شرقپور شريف، شيخوپوره، الباكستان)

(حجة الله علي العالمين، الباب الثاني: في بعض ما وقع من الآيات وخوارق العادات مدة حمله وولادته ﷺ، ص167، دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان، 2015م)

الدرالمنظم، صفحہ ۹۲ میں یہ حدیث ہے: أَخْرَجَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ قَالَتْ: كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا حَمَلَتْ بِهِ آمِنَةُ، فَكَانَتْ تَقُولُ: مَا شَعَرْتُ أَنِّي حَمِلْتُ بِهِ، وَلَا وَجَدْتُ ثِقْلَهُ بِهِ كَمَا تَجِدُ النِّسَاءُ. [9]

سوال: بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حمل شریف کے وقت ثقل کو محسوس کیا اور دیگر مستورات ہم نشین سے اس کی شکایت بھی کی۔ یہ متعارض ہے، مضمون احادیث سابقہ کے ثقیل اور گرانی حضرت آمنہ کو حمل شریف کے وقت محسوس نہیں ہوئیں۔

اس تعارض کا کیا جواب ہے اس کو فقیر عمداً نقل کر رہا ہے اس لئے کہ مخالفین کی عام عادت ہے کہ وہ حضور ﷺ کے کمالات کو چھوڑ کر نقص کی تلاش میں رہتے ہیں۔

جواب: ثِقَل (بوجھ، گرانی) ابتدائے حمل شریف میں محسوس ہوا تھا، مگر بعد میں آخر میں گرانی (بھاری پن) وغیرہ کوئی امر (کیفیت) محسوس نہیں ہوا، یہ بھی خرقِ عادت (عام عادت اور معمول کے خلاف واقعہ) ہے کہ ابتدا میں تو ثقل محسوس ہو اور آخر زمانۂ حمل میں جو محسوس ہونے کا وقت (مرحلہ) ہے کچھ ثِقَل معلوم نہ ہو۔ چنانچہ مواہب الدنیہ میں ابو نعیم سے اسی طرح کا جواب نقل کیا ہے:

وَجَمَعَ أَبُو نُعَيْمٍ الْحَافِظُ بَيْنَهُمَا: بِأَنَّ الثِّقَلَ كَانَ فِي ابْتِدَاءِ عُلُوقِهَا بِهِ، وَالْخِفَّةَ عِنْدَ اسْتِمْرَارِ الْحَمْلِ بِهِ. [10]

ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کا واقعہ حمل شریف وغیرہ سے جداگانہ ہوا ہے جو منجملہ خرقِ عادت کے لئے ہے۔

چنانچہ الدرالمنظم میں خطیب وابن عساکر وابو نعیم ودیلمی کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ یہ ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ قَاعِدَةً أَغْزِلُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، فَأَعْيَاهُ، فَجَعَلَ جَبِينُهُ يَعْرَقُ، وَجَعَلَ عَرَقُهُ يَتَوَلَّدُ نُورًا، فَبُهِتُّ. فَقَالَ: «مَا لَكِ بُهِتِّ؟» قُلْتُ: جَعَلَ جَبِينُكَ يَعْرَقُ، وَجَعَلَ عَرَقُكَ يَتَوَلَّدُ نُورًا، فَلَوْ رَآكَ أَبُو كَبِيرٍ الْهُذَلِيُّ لَعَلِمَ أَنَّكَ أَحَقُّ بِشِعْرِهِ حَيْثُ يَقُولُ شِعْرًا.

وَمُبَرَّأٌ مِنْ كُلِّ غَيْرِ حَيْضَةٍ***وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُغْيِلِ

وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى أَسِرَّةِ وَجْهِهِ***بَرَقَتْ بُرُوقُ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ فِي يَدِهِ، وَقَامَ إِلَيَّ، فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَقَالَ: «جَزَاكِ اللهُ يَا عَائِشَةُ خَيْرًا، فَمَا سُرِرْتُ بِشَيْءٍ كَسُرُورِي بِكَلَامِكِ». وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ. [11]

---

[9] (الدر المنظم في بيان حكم المولد النبي الأعظم للشيخ عبد الحق محدث اله آبادي، فصل الرابع، ص 92، مولانا محمد ابو بكر نقشبندی، ناظم مکتبہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف، شیخوپورہ، الباکستان)

[10] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،المقصد الأول، آيات حمله صلى الله عليه وسلم ، 1/ 74، لمكتبة التوفيقية، القاهرة- مصر)

ترجمہ: اور حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ نے دونوں روایتوں میں تطبیق دی ہے اس طرح کہ (فرماتے ہیں:) ثِقَل (بوجھ) حمل کے ابتدائی زمانے میں تھا، پھر آخر حمل کے وقت وہ زائل ہو گیا۔ (س رضا)

[11] (الدر المنظم في بيان حكم المولد النبي الأعظم للشيخ عبد الحق محدث اله آبادي، فصل الثالث، ص 29 إلى 30، مولانا محمد ابو بكر نقشبندی، ناظم مکتبہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف، شیخوپورہ، الباکستان)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور ﷺ اپنی پاپوش سی رہے تھے کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آگیا اور اس میں سے نور پیدا ہونا شروع ہوا میں حیران ہوگئی۔ جب حضور ﷺ نے مجھے حیرت زدہ دیکھا فرمایا تو کیوں حیرت زدہ ہو رہی ہے میں نے عرض کیا! حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا ہے اور اس میں سے نور چمک رہا ہے (یعنی اس سے حیرت میں ہوں) اگر اس حال میں حضور کو ابو کبیر ہذلی شاعر دیکھ لیتا تو یقیناً جان لیتا کہ حضور ﷺ ہی اس کے ان اشعار کے مِصداق ہیں۔

ترجمہ اشعار: میرا ممدوح بَری اور پاک ہے ہر ایک آلودگی حیض سے اور دودھ پلانے والی کی خرابی سے اور مرض صحبت کرنے سے جو زمانہ شیر خوارگی میں ہوتا ہے۔ اور جب تو ممدوح کی پیشانی کے بل اور شکن دیکھتا ہے تو ایسی چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے گویا پہلے ابر میں چاند چمک رہا ہے۔ ان اشعار کے سننے سے حضور ﷺ نے جو کچھ دست مبارک میں تھا رکھ دیا اور میرے پاس تشریف لا کر میری پیشانی کا بوسہ لیا اور فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تجھ کو جزائے خیر دے مجھے یاد نہیں آتا کہ میں کبھی ایسا خوش ہوا ہوں جیسا تیرے کلام سے۔

حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت اور پیدائش سے پہلے خوارق کا ہونا صحابہ کرام میں مُسَلّم تھا لہذا اس قصہ خرق عادت یعنی حضور کے ناف بریدہ پیدا ہونے سے جو عادت کے خلاف معلوم ہو رہا ہے تعجب نہ کریں اور جس طرح احادیث میں موجود ہے اس پر ایمان لائیں۔

قصیدہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استدلال: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اشعار کی حضور ﷺ نے تصدیق فرمائی کہ آپ واقعی حیض کے خون سے منزہ و پاک ہیں۔ یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ دورانِ حمل دوسری آلائش (پریشانی) سے بھی آپ ﷺ مقدس و منزہ ہیں اس کی تصدیق حضور پاک ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا بھی دی جب کہ اُنہوں نے اشعار نعتیہ پڑھنے کی اجازت چاہی۔

چنانچہ مواہب لدنیہ میں ہے:

وَلَمَّا دَخَلَ قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أَمْتَدِحَكَ. قَالَ: قُلْ، لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. فَقَالَ:

من قبلها طبت فی الظلال وفی ... مستودع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد لا بشر ... أنت ولا مضغة ولا علق

بل نطفة ترکب السفین وقد ... ألجم نسرا وأهله الغرق

تنقل من صالب إلی رحم ... إذا مضی عالم بدا طبق

وردت نار الخلیل مکتتما ... فی صلبه أنت کیف یحترق

حتی احتوی بیتك المهمین من ... خندف علیاء تحتها النطق

وأنت لما ولدت أشرقت الأرض ... وضاءت بنورك الأفق

فنحن فی ذلك الضیاء وفی ال ... نور وسبل الرشاد نخترق

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي***مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ***أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ***أُلْجِمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ***إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِيلِ مُكْتَتِمًا***فِي صُلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ

حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ***خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ***وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي ***النُّورِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ [12]

فائدہ: یہ قصیدہ مستند ہے اسے اکثر محدثین نے نقل کیا ہے یہاں تک کہ مخالفین نے بھی۔

ترجمہ: جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو عرض کیا کہ اجازت ہو تو حضور ﷺ کی مدح میں کچھ عرض کروں فرمایا: حضور ﷺ نے کہو! اللہ تعالی تمہارے منہ کی مہر نہ توڑے یعنی منہ کی رونق نہ بگڑے پس اُنہوں نے ایک قصیدہ پڑھا جس کے چند اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

"پہلے اس کے خوش تھے آپ سایوں میں جنت کے، صلب آدم علیہ السلام میں اور اس ودیعت گاہ میں جہاں آدم و حوا علیہما السلام کے جسم پر پتے ملائے جاتے تھے پھر اُترے شہروں میں کہ نہ بشر تھے آپ اور نہ مضغہ بلکہ نطفہ تھے کہ سوار تھے کشتی پر اس حالت میں کہ اور بت پرستوں کو غرق کا لگام دیا گیا تھا یعنی نوح علیہ السلام کے وقت میں آپ خلیل علیہ السلام کی پشت میں مخفی ہو کر آگ میں گئے پھر وہ کسی طرح جل سکتے تھے (یعنی حضور ﷺ کے طفیل آگ سے بچے) اور جب آپ پیدا ہوئے روشن ہو گئی زمین اور روشن ہو گیا آپ کے نور سے افق، ہم اُسی روشنی اور نور میں ہیں اور راستے ہدایت کے طے کیا کرتے ہیں اور کل وجود آپ سے روشن ہو گیا اور مشک کی طرح مہک گیا اور آپ ﷺ کی خوشبو پائیدار ہے"۔

دلیل: حضور سرورِ عالم ﷺ کی پیدائش عام انسانوں کی پیدائش سے جداگانہ ہے، کیونکہ خوارق [13] پر مشتمل ہے۔ ارہاص [14] اور خارقِ عادت کے معنی یہی ہیں کہ عادتِ مستمرہ (ہمیشہ جاری رہنے والا معمول) کے خلاف ظہور ہو۔ پس حضور اکرم ﷺ کا ناف بریدہ (پیدائشی طور پر ناف کٹا ہوا ہونا) پیدا ہونا داخلِ خرقِ عادت (معمول کے خلاف واقعہ) اور معجزہ ہے۔

نتیجہ: اگر ناف بریدہ پیدائش کو معجزہ کے طور پر بھی کوئی نہیں مانتا تو اسے تمام معجزات سے انکار کرنا چاہیے پھر وہ ایک علیحدہ موضوع بنے گا جو منکر کی تصریح کے بعد قلم اُٹھانا پڑے گا۔

توثیق از معجزاتِ میلادِ پاک: مسلمان کا جس طرح معجزات پر ایمان ہے یونہی ناف بریدہ معجزہ پر ایمان ہے۔

فقیر اجمالاً چند معجزات عرض کرتا ہے:

---

[12] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،المقصد الأول: مغازيه وسراياه وبعوثه صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك:، 1/ 427، لمكتبة التوفيقية، القاهرة- مصر)

[13] خارق کی جمع: خلافِ عادت امور۔ (س رضا)

[14] نبوت سے پہلے ظاہر ہونے والی خارقِ عادت نشانی۔ (س رضا)

(۱)سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک میں تشریف لائے تو اسی شب تمام جانور بولنے لگے۔

(۲)بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے دنیا کو امان نصیب ہوئی اور آپ ﷺ تمام اہل دنیا کے لئے سراج ہیں۔

(۳)اس رات قریش کے تمام حاضرین اور عرب کے تمام قبیلے ایک دوسرے سے محجوب ہو گئے۔

(۴)اور تمام کاہنوں کے علوم کاہنوں سلب ہو گئے۔

(۵)تمام دنیا کے بادشاہوں کے تخت اُلٹ گئے۔

(۶)اور بولنے سے گونگے ہو گئے ان کی سارا دن زبان بند رہی۔

(۷)مشرق کے پرندے مغرب والوں کو مغرب والے مشرق والوں کو مبارکبادیاں دے رہے تھے۔

(۸)اس طرح دریا کے باشی (رہنے والے) آپس میں بشارتیں (خوشخبریاں) سنا رہے تھے۔

(۹)ہر مہینہ دوسرے مہینہ کو زمین و آسمان میں کہہ رہے تھے مبارک ہو ابھی تاجدار مدینہ ﷺ تشریف لانیوالے ہیں جن سے زمین کو بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔

(۱۰)بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: آپ پورے نو ماہ میرے بطن میں تشریف فرما رہے۔اس اثناء میں نہ تو مجھے کوئی درد محسوس ہوا اور نہ ہی طبیعت بگڑی اور نہ ہی اور کوئی پریشانی جیسے عام عورتوں کو اس دوران میں ہوتا ہے۔

(۱۱)حمل کے دوران آپ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔فرشتوں نے کہا یا اللہ تیرے نبی علیہ السلام یتیم ہو گئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ان کا حافظ اور والی ہوں۔اس اعتبار سے آپ ﷺ کا میلادِ مقدس دنیا والوں کے لئے رحمت کا سبب بنا۔اس لئے اہل اسلام آپ کے میلاد سے برکتیں حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آسمان کے رحمت اور بہشت کے دروازے کھول دیئے۔[15] (حجۃ اللہ)

بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب: بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حمل مبارک کو چھ ماہ گزرے تو کسی نے مجھے خواب میں کہا: اے آمنہ مبارک ہو تیرے بطن میں وہ ذات تشریف فرما ہیں جو عالم کائنات سے بہتر ہیں جب ان کا ظہور ہو تو ان کا نام اقدس سیدنا محمد ﷺ رکھنا اور یہ راز کسی کو نہ بتانا۔[16] (حجۃ اللہ)

فائدہ: حضور سرور عالم ﷺ کا نام محمد کے انتخاب کے عجیب و غریب نکتے اور اسرار و رموز کے لئے فقیر کی کتاب "شہد سے میٹھا نام محمد" کا مطالعہ کیجئے۔

معجزات بے شمار: حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی قدس سرہ نے لکھا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ اُمی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ قصائدِ طویلہ کافی البدیہہ (اسی وقت) تصنیف کرنا اور خطبہ عظیمہ کا افشاء کرنا ان کا روزمرہ تھا،اور اس مجمع فصحائے عرب میں آپ ﷺ کا ڈنکا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ (بقرہ:23) یعنی تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ۔بجایا تو کوئی ان میں سے مثل سورۃ۔إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (کوثر:01)

---

[15] (حجة الله علي العالمين،الباب الثاني: في بعض ما وقع من الآيات وخوارق العادات مدة حمله وولادته ﷺ، ص167، دار الكتب العلمية ـ بيروت ، لبنان ، 2015م)

(مدارج النبوت [مترجم]،ولادت مبارک،2/31تا32،شبیر برادرز،اُردو بازار،زبیدہ سینٹر،لاہور،جولائی2004ء)

[16] (حجة الله علي العالمين،الباب الثاني: في بعض ما وقع من الآيات وخوارق العادات مدة حمله وولادته ﷺ، ص167، دار الكتب العلمية ـ بيروت ، لبنان ، 2015م)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،المقصد الأول: مغازيه وسراياه وبعوثه صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك:، 1/ 427، لمكتبة التوفيقية، القاهرة- مصر)

یعنی اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ کے نہ لاسکا حالانکہ کلامِ الٰہی انہی الفاظ و حرف سے مرکب ہے جن سے ان کا کلام مرکب تھا اور زبان بھی عربی ہے اور کوئی زبان نہیں جس سے وہ لوگ ناواقف ہوں۔

اور اس زمانے سے آج تک حالانکہ معاندانِ اسلام (اسلام کے دشمن) میں فُصحاء (نہایت فصیح و بلیغ لوگ) اور بُلغاء (اعلیٰ درجہ کے ادیب) گزرے ہیں اور اکثر انہی سے اہتمام (خاص کوشش) واسطے اُبطالِ معجزاتِ حضور ﷺ (حضور ﷺ کے معجزات کو باطل ثابت کرنے) رکھتے ہیں کوئی مثلِ سورت کے نہ بنا سکا۔ ظاہراً سوصغیرہ[17] آپ کا اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے نہیں ملتا۔

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں لکھتے ہیں کہ، کلام اللہ میں حضور ﷺ کے سات ہزار سے کچھ زائد معجزات ہیں اس پر ایک قوی دلیل قائم فرمائی ہے وہ یہ کہ محققین علمائے کرام نے فرمایا کہ کلامِ الٰہی میں سورۃ: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کے برابر معجزات ہیں۔ وہ یوں کہ اس سورۃ کے دس کلمات ہیں اور تمام کلام الٰہی کے ۷۷ ہزار اور کچھ زائد کلمات ہیں۔ جب ۷۷ ہزار کو دس پر تقسیم کیا تو سات ہزار سات سو کلمات بنتے ہیں اس معنی پر سات ہزار سات سو معجزہ ثابت ہوئے۔[18] (اعلام المبین)

انتباہ: یہ ان معجزات کی شمار ہے جو قرآن پاک کے متعلق ہیں ورنہ حضور ﷺ کے معجزات شمار سے باہر ہیں۔ زمانہ اقدس کے علاوہ بعد کو تا قیامت آپ ﷺ کے معجزات کا سلسلہ غیر منقطع ہے۔ بلکہ بقاعدہ اسلامیہ کہ ہر ولی اللہ کی کرامت اس نبی ﷺ کے معجزات میں شمار ہوتی ہیں۔

ولادتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات کی تفصیل: گذشتہ اوراق میں فقیر نے ولادت مبارکہ کے چند معجزات کا اجمالاً ذکر کیا ان اوراق میں چند ایک تفصیلی عرض کئے جاتے ہیں۔

شہادت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا: حجۃ العالمین و سیرت حلبی اور دیگر سیرت کی کتابوں میں ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا والدہ ماجدہ حضور ﷺ کو فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت گھر میں اکیلی تھی اور حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ (نبی کریم ﷺ کے بچپن میں ان کا وصال ہوگیا) طواف کعبہ میں مصروف تھے، جونہی میں نے اوپر چھت کی طرف دیکھا کہ کوئی بہت بڑی چیز چھت کی راہ سے گھر میں آرہی ہے۔ دیکھتے ہی میں ہیبت میں ڈوب گئی مجھے ایسا لگا کہ جیسے ایک سفید پرندے نے اپنے پَر مجھ پر ملے ہیں اور اسی حالت و ہیبت ختم ہوگئی۔ پھر اس نے مجھے دودھ کی مانند پینے کے لئے کوئی چیز دی مجھے سخت پیاس تھی اس لئے میں جلدی سے پی گئی۔ پھر میں نے لمبے قد والی اور خوبصورت عورتیں دیکھیں جو میرے چاروں طرف گھیرے کی شکل میں تھیں اور میرا حال دریافت کیا پھر میں نے ایک ریشمی کپڑا جو زمین سے آسمان تک لٹکا ہوا تھا دیکھا۔ ایک نِدا (آواز) سُنی کہ اسے پکڑ لو۔ یہ دیکھتے ہی میری آنکھوں سے پردہ اُٹھ گیا میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھا پھر میں نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا بامِ کعبہ (کعبہ کی چھت) پر بلند تھا۔ اب آپ ﷺ اس عالم میں تشریف لے آئے تو آپ ﷺ کی تشریف لاتے ہی سر بسجود ہوگئے اور اپنی ایک انگلی آسمان کی طرف اُٹھائی۔

---

[17] چھوٹا، یہاں بطورِ اصطلاح: بظاہر مختصر مگر عظیم الشان۔ (س رضا)

[18] (شرح الشفا، القسم الأول في تعظيم العلي الأعلى جل وعلا الباب الرابع فيما أظهره الله تعالى على يديه من المعجزات وشرفه به من الخصائص والكرامات، فصل قال القاضي أبو الفضل رحمه الله تعالى قد أتينا في هذا الباب، 1/ 758، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001م)

پھر ایک بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا جس کے باعث آپ ﷺ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ منادی ندا کر رہا تھا کہ آپ ﷺ کو تمام جہان کی سیر کرائی گئی ہے تاکہ ساری مخلوق آپ ﷺ کی صورت و سیرت اور آپ ﷺ کے نام سے واقف ہو جائے۔ یہ بادل صرف ایک لمحہ کے لئے روشن رہا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایسے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جو دودھ سے زیادہ سفید اور ریشم سے زیادہ نرم تھا۔

پھر ایک بہت بڑا بادل آیا اس میں میں نے انسانوں، گھوڑوں کی آوازیں سنیں۔ منادی ندا کر رہا تھا کہ آپ ﷺ کو تمام جن وانس اور چرندوں پرندوں کی زیارت کرائی گئی ہے پھر آپ ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت، حضرت نوح علیہ السلام کی رقت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان، حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زہد، حضرت عیسی علیہ السلام کی سخاوت عطا ہوئی۔ یہ بادل بھی صرف ایک لمحہ کے لئے منور ہوا اور غائب ہو گیا۔[19] (مدارج النبوۃ شواہد النبوۃ)

فوائد: (۱) بوقت (وقتِ ولادت) اتنا اہتمام صرف ہمارے نبی پاک ﷺ کے لئے ہوا۔

(۲) سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہی شرف ملا کہ آپ ﷺ کے حجاباتِ عالمِ بالا اُٹھ گئے۔

(۳) حضور ﷺ کا ظہور فرماتے ہی سر بسجود ہونا بتاتا ہے کہ آپ ﷺ کا لقب 'اُمی' ہونا کائنات پر آپ ﷺ کی عالمگیر نبوت اور عظمتِ علم کا ایک مہرِ تصدیق ہے۔

بی بی صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی گواہی: حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا جو آپ ﷺ کی پھوپھی ہیں فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت با سعادت کے وقت میں وہاں موجود تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا نور چراغ کی روشنی کو مات کر رہا تھا۔ میں نے اس وقت مندرجہ ذیل مناظر دیکھے۔

(۱) جب آپ ﷺ نے اس عالم میں تشریف لائے تو سب سے پہلے سجدہ کیا۔

(۲) جب آپ ﷺ نے سجدہ سے سر مبارک اُٹھایا تو فصیح و بلیغ زبان میں: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، إِنِّي رَسُولُ اللهِ" فرمایا۔

(۳) آپ ﷺ کا گھر آپ ﷺ کے چہرہ انور کے نور سے روشن و منور ہو گیا۔

(۴) میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ کو نہلاؤں لیکن ہاتف (غیب) نے آواز دی اے صفیہ! تو تکلیف نہ کر، کیونکہ ہم نے اپنے محبوب کو پاک و صاف پیدا فرمایا ہے۔ ان پر کوئی دوسری آلائش نہیں ہے۔

(۵) حضور ﷺ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

(۶) آپ ﷺ کی پشت مبارکہ پر مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ کے کندھے کے درمیان لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ لکھا ہوا تھا۔[20] (شواہد النبوۃ)

فوائد: (۱) پیدا ہوتے ہی بولنا بتاتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ ملک تبدیل کرنے چلے آئے ورنہ نبوت تو آپ ﷺ کو اول روز سے عطا ہو چکی ہے۔

(۲) آپ ﷺ معنوی نور ہیں تو حسی بھی ہیں۔ (۳) آپ ﷺ کے مختون ہونے میں اشارہ ہے کہ آپ کی بشریت عام نہیں۔

---

[19] (شواہد النبوۃ (کامل) [مترجم]، دُوسرا کن، ولادت مبارک، ص 69 تا 70، شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، الکریم مارکیٹ، لاہور، 1999ء)

(مدارج النبوت [مترجم]، ولادت مبارک، 2/32، شبیر برادرز، اُردو بازار، زبیدہ سینٹر، لاہور، جولائی 2004ء)

(حجة الله علي العالمين، الباب الثاني: في بعض ما وقع من الآيات وخوارق العادات مدة حمله وولادته ﷺ، ص 167، دار الكتب العلمية ـ بيروت، لبنان، 2015م)

[20] (شواہد النبوۃ (کامل) [مترجم]، دُوسرا کن، ولادت مبارک، ص 71 تا 72، شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، الکریم مارکیٹ، لاہور، 1999ء)

(۴)مہر نبوت ساتھ لانے میں اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

بُت بولے: حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ اس جہان میں تشریف لائے تو میں طواف کر رہا تھا۔ جب آدھی رات ہوئی تو میں نے خانہ کعبہ بمقام ابراہیم علیہ السلام کی طرف سجدہ اور اللہ اکبر کی آوازیں بلند کرتے دیکھا اور کہتے سنا کہ اب مجھے مشرکوں کی نجاستوں اور زمانہ جہالت کی ناپاکیوں سے پاک وصاف کر دیا گیا ہے پھر اس میں تمام بت جھک گئے۔

میں نے ہُبَل (قریش کا سب سے بڑا بت) کی طرف دیکھا جو سب سے بڑا بت تھا، وہ بھی اوندھے منہ (منہ کے بل الٹا) پڑا ہوا ہے اور منادی (پکارنے والے) نے ندا دی (آواز بلند کر کے اعلان کیا) کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ پاک سے محمد ﷺ پیدا ہو چکے ہیں۔ اس وقت میں کوہِ صفا (مکہ مکرمہ کا معروف پہاڑ) پر گیا، کوہِ صفا پر بھی میں نے یہ ندا سنی۔ مجھے ایسا نظر آتا تھا گویا تمام پرندے اور بادل مکہ پر سایہ کرنے آئے ہیں۔ پھر میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی طرف آیا۔ دروازہ بند تھا، میں نے کہا دروازہ کھولو۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اباجان! محمد ﷺ پیدا ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا: لاؤ زیارت کر لیں، تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ابھی اجازت نہیں۔

پھر میں نے کہا اے آمنہ اس بچے کو تین دن تک کسی کو مت دکھانا۔ یہ کہہ کر میں نے تلوار سونتی اور گھر سے باہر چلا گیا میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو تلوار سونتے ہوئے تھا اور چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھا۔ کہنے لگا اے عبد المطلب واپس جاؤ تاکہ ملائکہ مقربین اور تمام عالمین کے رہنے والے تیرے بچے کی زیارت سے فارغ ہوں۔ اس سے میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا میں اسی حالت میں باہر آ گیا تاکہ قریش کو آپ ﷺ کی خبر دوں لیکن میری زبان ایک ہفتہ تک بند رہی کسی سے بات چیت نہ کر سکتا تھا۔[21] (شواہد النبوۃ)

فوائد: (۱) کعبہ کا جھک کر سجدہ (سوئے در رسول ﷺ) کرنا بتاتا ہے کہ آپ ﷺ کعبہ کے بھی کعبہ ہیں۔

(۲) بتوں کا گرنا بولنا اشارہ کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کا چرچا دشمنوں کے گھروں میں بھی ہو گا، وہ چاہیں خواہ نہ چاہیں جیسے اب ہو رہا ہے۔

(۳) حضور ﷺ کے میلاد کا چرچا کل کائنات میں ہوا اور ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

محل کِسریٰ کے کنگرے: جس رات حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو کسریٰ (ایران کے بادشاہوں کا لقب) بادشاہِ ایران کا محل جنبش (حرکت، لرزش) کھا گیا۔ اس کے چودہ کنگرے (قلعہ یا محل کی چھت پر بنے ہوئے بلند ابھار) گر گئے اور آتشکدۂ فارس (فارس کا آتش خانہ، جہاں آگ کی پوجا کی جاتی تھی) جو ہزار سال سے روشن تھا بجھ گیا۔ دریائے ساوہ[22] خشک ہو گیا اور سماوہ[23] جاری ہو گیا۔ ایک موبِذ (مجوسیوں کا مذہبی پیشوا) جو مجوسیوں کا بہت بڑا عالم تھا، نے خواب میں دیکھا کہ کچھ بے مہار (بغیر لگام کے) سرکش اونٹ عربی گھوڑوں کو مار رہے ہیں یہاں تک کہ دجلہ (عراق کا مشہور دریا) تک چلے گئے اور مختلف شہروں میں بکھر گئے۔ کسریٰ محل کی جنبش اور چودہ کنگروں کے گرنے سے سہم (خوف زدہ) ہو گیا اور بے حد متعجب خیز لہروں (اٹھتی ہوئی اضطرابی کیفیات) میں ڈوب گیا، سکون کی منزل ختم ہو گئی، قرار جاتا رہا اور بے قراری کا عالم طاری (غالب) ہو گیا۔ صبح ہوئی تو نہایت پریشان ہو گیا۔

تخت پر بیٹھتے ہی تمام ماجرا اپنے وزیروں اور دیگر مشورہ دانوں (مشورہ دینے والوں) کو سنایا۔

ابھی قصہ جاری ہی تھا کہ آتشکدۂ فارس کے بجھنے کی خبر بھی مل گئی جس سے بادشاہ اور بے قرار ہو گیا۔ اس وقت **موبد موبدان** (تمام موبدوں کا سردار) نے اپنے خواب کا ذکر بھی بادشاہ سے کر دیا۔ بادشاہ نے پوچھا: اے موبدِ موبدان! یہ کیا ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا: یہ ایک بہت بڑا **حادثہ** ہے جو عرب میں ہوا ہے۔

---

[21] (شواہد النبوۃ (کامل) [مترجم]، دُوسرا رُکن، ولادت مبارک، چھٹی نشانی، ص 71، شیخ بک ایجنسی، اُردو بازار، الکریم مارکیٹ، لاہور، 1999ء)

[22] ایران کی ایک جھیل/دریا کا نام۔ (س رضا)

[23] عراق کا ایک رہائشی علاقہ جو محافظہ مثنی میں واقع ہے۔ (س رضا)

کسری نے نعمان (نعمان بن منذر، حاکمِ حیرہ) کو لکھا کہ کسی عاقل آدمی سے اس کے متعلق معلوم کرے۔ اس نے عبدالمسیح غسانی (قبیلہ غسان کا ایک شخص) کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا۔ غسانی سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ غسانی نے کہا کہ اس کا علم تو میرے چچا سطیح غسانی (مشہور کاہن) کو ہے۔ بادشاہ نے عبدالمسیح کو سطیح غسانی کی طرف بھیجا۔ عبدالمسیح جب اپنے چچا کے پاس پہنچا تو اسے بیمار پایا۔ اسے سلام کیا لیکن اس نے جواب نہ دیا۔ عبدالمسیح نے شعر کہنے شروع کر دیئے۔ (اشعار اور مکمل تفصیل فقیر کی کتاب آدم تا ایندم میں دیکھے ۱۳۱ ویں)

جب سطیح نے اس کا شعر سنا تو آنکھ کھولی اور کہا کیا تجھے شاہ ایران نے بھیجا ہے۔ دیکھو جنبش ایوان، کسری محل کے کنگروں کا گرنا، موبدِ موبدان کا خواب دیکھنا، آتش کدہ فارس کا ٹھنڈا ہونا، دریائے ساوہ کا خشک ہونا اور ساوہ کا جاری ہونا۔ یہ سب کے سب محمد ﷺ کی آمد کے نشانات ہیں اور اس بات کی علامت ہے کہ وہ اس سرزمین پر قبضہ کر لیں گے۔ اب صرف چودہ ایرانی بادشاہ حکومت کریں گے پھر ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ جب عبدالمسیح نے کسری کو یہ بات سنائی تو کہنے لگا جتنا عرصہ چودہ بادشاہ حکومت کریں گے بے حاصل ولا حاصل ہو گا۔ چنانچہ دس بادشاہ صرف چار سال تک حکومت کر سکے۔[24] (شواہد النبوۃ)

فوائد: (۱) محل کسری کی جنبش نے بتا دیا کہ آپ ﷺ شاہوں کے شاہ ہیں۔

(۲) آپ ﷺ کی آمد کی دھوم صدیوں پہلے سب کو معلوم تھی۔

(۳) چودہ ایرانیوں کی بادشاہی کی خبر سچی نکلی اس سے معلوم ہوا کہ مافی الغد (آنے والے حالات کا علم) اللہ والوں کو ہوتا ہے۔

یہود کا اعتراف: جس رات حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی تو مکہ میں ایک یہودی ساکن تھا جو قریش کی ایک مجلس میں گیا اور پوچھا اے قریشیوں! کیا پیر کے دن تمہارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ اُنہوں نے کہا: ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس پیر کے دن ایک نبی پیدا ہوا ہے۔ اگر تم میں سے نہیں تو فلسطین میں ہو گا جس کے کندھوں کے درمیان چند بال ہوں گے۔ مواتر دو رات تک دودھ نہیں پیئے گا۔

کیونکہ کوئی بدروح اس کے منہ میں انگلی ڈال کر اسے دودھ پینے سے باز رکھتی ہے۔ جب مجلس ختم ہوئی تو قریشی حیران و پریشان ہو گئے اور سیدھے گھروں کی طرف لوٹے۔ معلوم کرنے پر علم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے اور اس کا نام محمد ﷺ رکھا ہے۔ قریش نے یہ قصہ یہودی کو سنایا تو وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آیا۔ یہودی نے جب محمد ﷺ کے کندھوں کے درمیان وہ علامات دیکھیں تو وہ دیکھتے ہیں بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا خدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت ختم ہو کر قریش میں آگئی کیا تمہیں اس بات کی خوشی ہے یا نہیں۔ خدا کی قسم وہ مشرق و مغرب کا مالک ہو گا، تمام جہان کا ذرہ ذرہ اس کے نام سے واقف ہو گا اور قیامت تک کے لئے اس کی حکومت جاری و ساری رہے گی۔[25] (شواہد النبوۃ)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ میں تھا کہ تمام بت منہ کے بل سجدہ میں گر گئے اور کعبہ سے آواز آئی کہ آج مصطفیٰ و مختار پیدا ہو گئے۔ جن کے دست مبارک سے کفر و کفار ہلاک ہوں گے اور خانہ کعبہ کو بتوں کی پرستش سے پاک کر دیں گے اور مالک معبود حقیقی کی عبادت کا حکم فرمائیں گے۔[26] (خیر البشر)

کعبہ کا وجد: جس رات حضور ﷺ پیدا ہوئے تو چند قریشی کعبہ میں ایک بت کے پاس اس کی پوجا کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ بت اوندھے منہ پڑا ہے۔ یہ دیکھ کر نہایت پریشان ہوئے اور بت کو سیدھا کیا۔ بُت دوبارہ زمین پر گر گیا اُنہوں نے پھر کھڑا کر دیا وہی بُت تیسری بار زمین پر گر گیا۔ یہ واقعہ دیکھ کر بہت

---

[24] (شواہد النبوۃ (کامل) [مترجم]، دُوسرا رُکن، ولادت مبارک، چھٹی نشانی، ص 73، شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، الکریم مارکیٹ، لاہور، 1999ء)

[25] (شواہد النبوۃ (کامل) [مترجم]، دُوسرا رُکن، ولادت مبارک، چھٹی نشانی، ص 75، شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، الکریم مارکیٹ، لاہور، 1999ء)

[26] (السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، باب ذكر مولده صلى الله عليه وسلم وشرف وكرم، 1/ 103، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الثانية – 1427هـ)

حیران وپریشان ہوئے ایک آدمی نے بُت کی طرف مخاطب ہو کر شعر پڑھے اور آپس میں کہنے لگے کہ آج ضرور کوئی ایسی بات ہے جس کا اس بُت پر بہت اثر ہوا ہے۔بہت فکر مند ہوئے کہ اسی بُت کے اندر سے آواز آئی ہم ہلاک ہو گئے اس بچے کے اس دنیا میں آنے کی وجہ سے اس کا نور مشرق و مغرب کو منور کر دے گا۔ یہ سن کر بہت حیران ہوئے آپ ﷺ کی ولادت کی شب سے تین دن تک کعبہ معظمہ وجد کرتا رہا۔

یہودی کی مُنَادِیْ: حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا والدہ ماجدۂ حضور ﷺ بیان فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے تین ماہ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھ سے کہتا ہے :اے آمنہ !(رضی اللہ تعالی عنہا) تیرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ تمام جہان کا سردار ہے جب ولادت ہوئی تو عالمِ غیب سے ایک مُنادِیْ نے ندا کی کہ اس بچہ کو مشرق و مغرب میں گھماؤ تا کہ بحر و بر(خشکی و تری) کی تمام چیزیں ان کو اور ان کے نام کو پہچان لیں۔جب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ ﷺ کو لینے کے لئے آئیں تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے مکان پر رونق افروز تھے۔آپ نے حلیمہ سے پوچھا تو کون ہے اور کیسے آئی۔حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں قبیلہ بنی سعد سے ہوں۔آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی میرا نام حلیمہ ہے۔حضرت عبدالمطلب نے مسکرا کر فرمایا: بہت ہی اچھا ہوا سَعَد اور حِلم دو خصلتیں ہیں۔ان دونوں میں ہمیشہ خیر و برکت ہوا ے حلیمہ یہ میرا پوتا ہے جس کو تیرے قبیلہ کی عورتیں یتیم سمجھ کر چھوڑ گئی ہیں۔کیا تو اس بچہ کو لے جائے گی؟ یقیناً اس بچہ سے تجھ کو سعادت و برکت نصیب ہو گی۔حلیمہ اپنے شوہر کے پاس گئی اور صورت حال بیان کی تو شوہر نے خوشی خوشی اجازت دے دی۔

حضرت حلیمہ جلدی سے حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئیں آپ اس کے منتظر تھے۔حضرت حلیمہ نے بچے کو لے جانے کی درخواست پیش کی اُس وقت حضرت حلیمہ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔حضرت عبدالمطلب حضرت حلیمہ کو ساتھ لے کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حلیمہ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا اور آپ کے گہوارے(جھولے) کے پاس گئیں۔آپ ﷺ اس وقت سبز رنگ کے کپڑے میں رونق افروز تھے اور سفید کمبل آپ ﷺ کے اوپر ڈالا ہوا تھا۔

آپ ﷺ اس وقت سوئے تھے۔آپ ﷺ کے بدن مبارکہ سے مشک و عنبر کی خوشبو آرہی تھی۔حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ جیسا حسن و جمال کبھی نہیں دیکھا گویا چاند آپ ﷺ کے چہرے میں تیر رہا تھا اور حسن کی بھیک مانگ رہا تھا۔حضرت حلیمہ نے اپنا سیدھا ہاتھ سینہ پر رکھا حضور ﷺ نے مسکراتے ہوئے چشم مبارک کھولیں تو ان سے نور نکل کر آسمان تک چلا گیا۔میں نے آپ ﷺ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور اور آپ ﷺ کو اٹھالیا۔مجھے آپ کسی الہام کو لے کر جو خوشی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔پھر میں نے اپنی داہنی پستان آپ ﷺ کے دہن مبارک میں دی۔آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر میں نے بائیں پستان دی۔آپ ﷺ نے اس سے دودھ نہیں پیا اور آپ ﷺ ہمیشہ سیدھی پستان سے دودھ پیتے دوسری پستان اپنے رضاعی بھائی جو حضرت حلیمہ کا پہلا لڑکا تھا کے لئے چھوڑ دیتے۔اللہ تعالی نے عدل وانصاف آپ کی سرشت میں ودیعت کر رکھا تھا۔[27](حجۃ اللہ العالمین)

فقہائے باردار دبس مقام　　صدقیاتر بگدونا تمام

فَقَط وَالسَّلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۳ ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ بروز منگل

---

[27] (شواہد النبوۃ(کامل)[مترجم]،دُوسرا رُکن،ولادت مبارک،ص76، شیخ بک ایجنسی،اُردو بازار،الکریم مارکیٹ،لاہور،1999ء)

(حجة الله علي العالمين، الباب الثالث في بعض ما وقع من الآيات وخوارق العادات مدة وجوده ﷺ عند مرضعته حليمة السعدية إلى حين إرجاعه إلى أمه آمنة رضي الله عنها، ص190، دار الكتب العلمية - بيروت ، لبنان ، 2015م)